بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اول

"حکمت قرآن" کے ادارتی صفحات میں ہم مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کی مختلف تعلیمی اسکیموں اور ان کے ضمن میں ہونے والی پیش رفت سے وقتاً فوقتاً قارئین کو آگاہ کرتے رہتے ہیں۔ اس ضمن میں اطلاعی نوعیت کی دو باتوں کا تذکرہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔

۱) پچھلے دنوں قرآن کالج کے سال دوم کے ایک طالب علم محبوب الحق عاجز نے کل پاکستان مضمون نویسی کے ایک مقابلے میں اول انعام حاصل کیا ہے۔ مضمون نویسی کا یہ مقابلہ ادارہ منہاج القرآن کے زیر اہتمام منعقد ہوا اور اس میں پاکستان بھر سے ایک بڑی تعداد میں کالج کے طلبہ نے حصہ لیا۔ عنوان تھا "نبی اکرم ﷺ بحیثیت پیغمبرِ انقلاب"۔ نتیجے کی جو نقل ہمیں موصول ہوئی ہے اس کے مطابق منصفین کے متفقہ فیصلے کے مطابق محبوب الحق عاجز اول قرار پائے، جبکہ گورنمنٹ کالج آف سائنس ایجوکیشن لاہور کے ظفر اقبال محسن دوسری پوزیشن کے اور جامعہ اسلامیہ منہاج القرآن کے شبیر احمد تیسری پوزیشن کے حقدار قرار دیے گئے۔ یہ مقابلہ چونکہ کُل پاکستان بنیاد پر تھا اور اس میں پاکستان بھر سے طلبہ شریک بھی ہوئے لہٰذا قرآن کالج کے ایک طالب علم کا اول انعام حاصل کرنا نہ صرف یہ کہ بحمد اللہ کالج کے وقار میں اضافے کا باعث بنا ہے بلکہ اس ذریعے سے قرآن کالج بھی ایک وسیع تر حلقے میں متعارف ہوا ہے جو بہت سے اعتبارات سے خوش آئند ہے۔

۲) عربی زبان کی تعلیم و تدریس کا وسیع پیمانے پر اہتمام مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے اہداف و مقاصد کی فہرست میں ہمیشہ نمایاں مقام کا حامل رہا ہے کہ قرآن حکیم سے براہ راست کسبِ ہدایت کرنے کے لئے عربی زبان کی اتنی تحصیل ناگزیر ہے کہ پڑھنے والا بغیر کسی ترجمے کی مدد کے قرآن کا مفہوم اخذ کرتا چلا جائے جس کے لئے قرآنی اصطلاح "تذکّر بالقرآن" کی ہے۔ چنانچہ مرکزی انجمن کی تشکیل کے بعد جو فوری عملی اقدامات کئے گئے ان میں انجمن کے سابق دفتر ۱۲/ افغانی روڈ، سمن آباد میں کلیۃ القرآن کے نام سے عربی کلاسوں کا اجراء بھی شامل تھا۔ آج کل بھی قرآن اکیڈمی کے ایک سالہ رجوع الی القرآن کورس میں سب سے زیادہ زور عربی سیکھنے پر دیا جاتا ہے اور قرآن کالج کے طلبہ کو بھی عربی زبان ایک لازمی مضمون کے طور پر پڑھائی جاتی ہے۔ علاوہ ازیں گاہے بگاہے شام کے اوقات میں بھی ان لوگوں کے لئے کہ جو ایک سالہ کورس کے لئے وقت فارغ نہ کرسکتے ہوں، عربی کلاس کا اجراء کیا جاتا رہا ہے۔ تاہم شام کی کلاس کا تجربہ کچھ زیادہ حوصلہ افزا ثابت نہیں

(باقی صفحہ ۷ پر)